قصیدہ

آیۃ اللہ العظمیٰ اعلم العلماء حکیم سید سبط حسین صاحب نقوی جائسی طاب ثراہ

بہار آتے ہی تازہ ہو گیا پھر داغ تنہائی
جگر میں درد اٹھا چوٹ مدت کی ابھر آئی

یہ کس یوسف کی بیٹھے بیٹھے ہم کو یاد آج آئی
کہ سو ٹکڑے ہوا اک چاک دامان شکیبائی

بس اتنا یاد ہے جب لی تھی اس نے ہنس کے انگڑائی
تو دل تھامے مرے منھ تک مری آہ رسا آئی

کوئی کہہ دے کریں گلشن میں گل بھی جلوہ آرائی
قدم دھلوا کے شبنم سے عروس نو بہار آئی

جسے دیکھو گلستاں میں سبق آموز الفت ہے
ادھر سبزے نے کروٹ لی ادھر بیلوں نے انگڑائی

صدا الحمد کی آتی ہے اوراق گل تر سے
لب جو اتفاقاً گر کسی غنچہ کو چھینک آئی

عرق آیا کسی غنچہ کے ماتھے پر جو گلشن میں
پسینہ پونچھنے پھولوں کے دامن سے ہوا آئی

نسیم صبح گلشن آج سر پر ہر گل تر کے
ڈوپٹے ہلکے ہلکے جا کے شبنم کے اوڑھا آئی

ملک بھی دیکھتا رہتا ہے رنگ محفل خوباں
ادھر زلف سیہ بکھری ادھر کالی گھٹا آئی

پلا دے بادۂ گل رنگ ساقی آج رندوں کو
کہ ہر چھینٹے میں خیبر کی نظر آئے صف آرائی

بہت کیں کوششیں لڑنے میں اصحاب پیمبرؐ نے
کسی صورت سے نوبت فتح خیبر کی نہ جب آئی

ہزیمت پر ہزیمت لشکر اسلام نے پائی
سپہ سالار لشکر کی شکایت متصل آئی

ہوئے لڑنے سے سرداران لشکر بھی ادھر عاجز
تو حضرتؐ نے زبان وحی سے یہ بات فرمائی

کہ کل بھیجوں گا اس کرار کو میدان خیبر میں
محمدؐ جس کا عاشق ہے، خدا ہے جس کا شیدائی

رسولؐ اللہ اٹھ بیٹھے بس اتنا کہہ کے محفل سے
کسی کے نام نامی کی نہیں تصریح فرمائی

مگر سمجھے وہ جو حیدرؑ کے تھے دل سے تولائی
نبیؐ کو ایک مہجور وطن کی یاد آج آئی

چمن پیرائے فطرت، مظہر اسرار ربانی
شہنشاہ نجف، مہر سپہر مسند آرائی

عماد الاتقیاء شیرازہ بند عالم امکاں
سریر آرائے قدرت، صاحب اکلیل دارائی

ابوالہیجا، امیر النحل، حیدرؑ، فاتح خیبر
ابوطالبؑ کا پیارا، صاحب معراج کا بھائی